احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ہفتہ 4 فروری 2012ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 4 فروری 2012ء 11 ربیع الاول 1433 ہجری 4 تبلیغ 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 30

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ نے حقوق کے دو ہی حصے رکھے ہیں۔ ایک حقوق اللہ دوسرے حقوق العباد۔ اس پر بہت کچھ قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے۔ ایک مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) یعنی اللہ تعالیٰ کو یاد کرو جس طرح پر تم اپنے باپ دادا کو یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ اس جگہ دو رمز ہیں۔ ایک تو ذکر اللہ کو ذکر آباء سے مشابہت دی ہے۔ اس میں یہ سر ہے کہ آباء کی محبت ذاتی اور فطری محبت ہوتی ہے دیکھو بچہ کو جب ماں مارتی ہے۔ وہ اس وقت بھی ماں ماں ہی پکارتا ہے۔ گویا اس آیت میں اللہ تعالیٰ انسان کو ایسی تعلیم دیتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے فطری محبت کا تعلق پیدا کرے۔ اس محبت کے بعد اطاعت امر اللہ کی خود بخود پیدا ہوتی ہے۔ یہی وہ اصلی مقام معرفت کا ہے جہاں انسان کو پہنچنا چاہئے۔ یعنی اس میں اللہ تعالیٰ کے لئے فطری اور ذاتی محبت پیدا ہو جاوے۔ ایک اور مقام پر یوں فرماتا ہے۔ (۔) اس آیت میں ان تین مدارج کا ذکر کیا جو انسان کو حاصل کرنے چاہئیں پہلا مرتبہ عدل کا ہے اور عدل یہ ہے کہ انسان کسی سے کوئی نیکی کرے بشرط معاوضہ۔ اور یہ ظاہر بات ہے کہ ایسی نیکی کوئی اعلیٰ درجہ کی بات نہیں بلکہ سب سے ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ عدل کرو۔ اور اگر اس پر ترقی کرو تو پھر وہ احسان کا درجہ ہے۔ یعنی بلاعوض سلوک کرو۔ (۔) اس لئے (۔) انتقامی حدود میں جو اعلیٰ درجہ کی تعلیم دی ہے کوئی دوسرا مذہب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور وہ یہ ہے (۔) یعنی بدی کی سزا اسی قدر بدی ہے اور جو معاف کر دے مگر ایسے محل اور مقام پر کہ وہ عفو اصلاح کا موجب ہو (۔) عفو خطا کی تعلیم دی۔ لیکن یہ نہیں کہ اس سے شر بڑھے۔

غرض عدل کے بعد دوسرا درجہ احسان کا ہے یعنی بغیر کسی معاوضہ کے سلوک کیا جاوے۔ لیکن اس سلوک میں بھی ایک قسم کی خود غرضی ہوتی ہے۔ کسی نہ کسی وقت انسان اس احسان یا نیکی کو جتا دیتا ہے۔ اس لئے اس سے بھی بڑھ کر ایک تعلیم دی اور وہ ایتاء ذی القربیٰ کا درجہ ہے۔ ماں جو اپنے بچہ کے ساتھ سلوک کرتی ہے وہ ان سے کسی معاوضہ اور انعام واکرام کی خواہشمند نہیں ہوتی۔ وہ اس کے ساتھ جو نیکی کرتی ہے۔ محض طبعی محبت سے کرتی ہے اگر بادشاہ اس کو حکم دے کہ تو اس کو دودھ مت دے اور اگر یہ تیری غفلت سے مر بھی جاوے تو تجھے کوئی سزا نہیں دی جائے گی بلکہ انعام دیا جاوے گا۔ اس صورت میں وہ بادشاہ کا حکم ماننے کو تیار نہ ہوگی۔ بلکہ اس کو گالیاں دے گی کہ یہ میری اولاد کا دشمن ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ ذاتی محبت سے کر رہی ہے۔ اس کی کوئی غرض درمیان میں نہیں۔ یہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم ہے جو (۔) پیش کرتا ہے۔ اور یہ آیت حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں پر حاوی ہے۔ حقوق اللہ کے پہلو کے لحاظ سے اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ انصاف کی رعایت سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا ہے اور تمہاری پرورش کرتا ہے۔ اور جو اطاعت الٰہی میں اس مقام سے ترقی کرے تو احسان کی پابندی سے اطاعت کرے کیونکہ وہ محسن ہے اور اس کے احسانات کو کوئی شمار نہیں کر سکتا اور چونکہ محسن کے شمائل اور خصائل کو مدنظر رکھنے سے اس کے احسان تازہ رہتے ہیں۔ اس لئے احسان کا مفہوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتایا کہ ایسے طور پر اللہ کی عبادت کرے گویا دیکھ رہا ہے یا کم از کم اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔ اس مقام تک انسان میں ایک حجاب رہتا ہے لیکن اس کے بعد جو تیسرا درجہ ہے ایتاء ذی القربیٰ کا یعنی اللہ تعالیٰ سے اسے ذاتی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور حقوق العباد کے پہلو سے میں اس کے معنے بیان کر چکا ہوں۔ اور یہ بھی میں نے بیان کیا ہے کہ یہ تعلیم جو قرآن شریف نے دی ہے کسی اور کتاب نے نہیں دی۔

(لیکچر لدھیانہ۔ روحانی خزائن جلد20 ص 282)

بہت احتیاط

نبی کریمؐ نے یتیم کا مال کھانے کی ممانعت فرمائی اور اس کے قریب نہ جانے کی قرآنی ہدایت کے احترام میں یہاں تک فرمایا کہ کمزور آدمی مال یتیم کی ذمہ داری اٹھانے سے بھی بچے۔

(نسائی کتاب الوصایا باب النھی عن الولایۃ علی مال الیتیم حدیث نمبر 4607)

تاہم ایسے مال کی نگرانی سپرد ہو جانے کی صورت میں آپ ﷺ نے یہ ہدایت فرمائی کہ یتیم کے مال سے اسراف اور فضول خرچی نہ کی جائے البتہ اپنے لئے مال وجائیداد بنائے بغیر اپنے اوپر کھانے پینے کیلئے خرچ کر سکتے ہو۔ یہ اجازت بھی تنگدست کے لئے بطور حق خدمت کے ہے جو مال یتیم میں تجارت وغیرہ کے لئے اپنا وقت صرف کرتا ہے۔ یتیم کے مال کو بغیر تجارت میں لگائے اس طرح جمع کر کے نہ رکھو کہ زکوٰۃ کی ادائیگی سے وہ مسلسل کم ہوتا رہے۔

(ترمذی کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ مال الیتیم حدیث نمبر 580)

حضور انور کا اختتامی خطاب
جلسہ سالانہ بنگلہ دیش

۞ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ بنگلہ دیش کے موقع پر اختتامی خطاب لندن سے براہ راست ارشاد فرمائیں گے۔ Live نشریات کا آغاز مورخہ 5 فروری 2012ء کو پاکستانی وقت کے مطابق 2:30 بجے سہ پہر ہو جائے گا۔ احباب زیادہ سے زیادہ استفادہ فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اشاعت ایم ٹی اے پاکستان ربوہ)

نمایاں اعزاز

۞ مکرم میاں امجد منصور چغتائی صاحب حلقہ دہلی گیٹ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی سحر منصور نے پنجاب یونیورسٹی لاہور سے اپنے شعبہ آرکیالوجی میں نمایاں پوزیشن حاصل کی۔ اور یونیورسٹی کی طرف سے موصوفہ کو سونے کا تمغہ دیا گیا۔ تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری بچی کو آئندہ بھی کامیابیوں سے نوازتا چلا جائے۔ آمین

جنریٹر برائے فروخت

۞ 100KVA کا جنریٹر چائنا ماڈل فروخت کرنا مقصود ہے۔ خواہشمند حضرات اپنی پیشکش نظامت جائیداد میں 15 فروری 2012ء تک جمع کروا دیں۔ فروخت کا فیصلہ 20 فروری تک سنا دیا جائے گا۔ جنریٹر دارالضیافت کے پاور ہاؤس میں موجود ہے۔ دفتری اوقات میں دیکھا جا سکتا ہے۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

مشعلِ راہ

نیکی کا بدلہ احسان سے دو اور بدی کے مقابلہ پر ظلم نہ کرو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 19 مارچ 2004ء میں فرماتے ہیں۔

ایک حدیث مَیں بیان کرتا ہوں، اس میں دیکھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے کیا توقعات رکھتے ہیں، حُسنِ خلق کے کس اعلیٰ معیار تک ہمیں لے جانا چاہتے ہیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم دوسروں کی دیکھا دیکھی ایسے نہ کہو کہ لوگ ہم سے حسن سلوک کریں گے تو ہم بھی ان سے حسن سلوک کریں گے اور اگر انہوں نے ہم پہ ظلم کیا تو ہم بھی ان پر ظلم کریں گے بلکہ تم اپنے نفس کی تربیت اس طرح کرو کہ اگر لوگ تم سے حسن سلوک کریں تو تم ان سے احسان کا معاملہ کرو۔ اور اگر وہ تم سے بدسلوکی کریں تو بھی تم ظلم سے کام نہ لو۔

(ترمذی کتاب البروالصلة والادب باب ماجاء فی الاحسان والعفو)

دیکھیں کس قدر حسین تعلیم ہے۔ پھر ہر کوئی اپنا جائزہ لے۔ خوف پیدا ہوتا ہے کیا ہم نے یہ معیار حاصل کر لیا ہے، حکم تو یہ ہے کہ اگر کوئی تم سے معمولی نیکی بھی کرتا ہے تو تم اس سے احسان کا سلوک کرو، جو نیکی تمہارے سے کسی نے کی ہے اس سے کئی گنا بڑھ کر اس سے نیکی کرو اور پھر یہیں بس نہیں کر دینا فرمایا کہ اگر تمہارے سے کوئی برائی بھی کرتا ہے تو پھر بھی تم نے ظلم نہیں کرنا۔ اگر معاف نہیں کر سکتے تو اتنا بدلہ نہ لو کہ ظلم بن جائے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احسان کرنے کا طریق بھی ہمیں بتا دیا، اس بارے میں ایک روایت ہے۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس پر کوئی احسان کیا گیا ہو اور وہ احسان کرنے والے کو کہے کہ جَزَاکَ اللّٰہُ خیراً کہ اللہ تعالیٰ تجھے بہترین جزا دے تو اس نے شکریہ ادا کرنے کی انتہا کر دی۔

(ترمذی کتاب البر والصلة باب فی ثناء بالمعروف)

تو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ احسان کرنے والے کو صرف تکلفاً جزاك اللّٰہ کہنا کافی نہیں بلکہ یہ ایک ایسی دعا ہے جو تمہارے دل سے نکلنی چاہئے کیونکہ احسان کرنے والے کا ممنون احسان ہونے کے بعد اس کا احسان تبھی اتارا جا سکتا ہے کہ تمہارے دل سے اس شکریہ کی آواز نکلے جو عرش تک پہنچے، اللہ ہمیں ایسی دعاؤں کی توفیق دے جن سے پاک معاشرہ قائم ہو جائے۔

پھر حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین باتیں ایسی ہیں کہ جس میں پائی جائیں اللہ تعالیٰ اس پر اپنا دامن رحمت پھیلا دے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا۔ اول یہ کہ کمزوروں پر رحم کرنا دوسرے والدین سے محبت و شفقت کرنا، تیسرے خادموں اور نوکروں سے احسان کا سلوک کرنا۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

10فروری 2012ء

5:10 am	ایم ٹی اے عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم
5:45 am	جاپانی سروس
5:55 am	گفتگو پروگرام
6:30 am	لقاءمع العرب
7:50 am	ترجمۃ القرآن
9:00 am	روحانی خزائن کوئز
9:50 am	جلسہ سالانہ یو۔کے 2008ء
11:05 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس حدیث
11:30 am	گفتگو پروگرام
12:10 pm	گلشن وقف نو
1:20 pm	سرائیکی سروس
2:15 pm	راہ ھدیٰ
3:55 pm	انڈونیشین سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:10 pm	سپاٹ لائٹ
6:00 pm	خطبہ جمعہ Live
7:10 pm	درس حدیث
7:25 pm	بنگلہ سروس
8:25 pm	ریئل ٹاک
9:30 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 10فروری 2012ء
11:00 pm	ایم ٹی اے عالمی خبریں
11:30 pm	جلسہ سالانہ یو۔کے 2008ء

11فروری 2012ء

12:40 am	یسرنا القرآن
1:15 am	فقہی مسائل
1:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 10فروری 2012ء
3:00 am	ان سائٹ
3:20 am	راہ ھدیٰ
5:00 am	ایم ٹی اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:40 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
6:10 am	لقاءمع العرب
7:15 am	فقہی مسائل
7:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 10فروری 2012ء
8:55 am	سیرت صحابیات ﷺ
9:25 am	راہ ھدیٰ
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
11:50 am	الترتیل
12:20 pm	جلسہ سالانہ یو۔کے 2008ء
1:25 pm	سوال وجواب
2:45 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 10فروری 2012ء
3:55 pm	انڈونیشین سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:10 pm	سٹوری ٹائم۔ بچوں کے لئے دینی کہانیاں
5:30 pm	پاکستان کے حسین نظارے
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:05 pm	گلشن وقف نو
9:20 pm	راہ ھدیٰ Live
11:00 pm	ایم ٹی اے عالمی خبریں
11:15 pm	گلشن وقف نو

12فروری 2012ء

12:30 am	فیتھ میٹرز
1:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:05 am	انتخاب سخن
3:10 am	راہ ھدیٰ
5:00 am	ایم ٹی اے عالمی خبریں
5:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 10فروری 2012ء
6:25 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
6:55 am	لقاءمع العرب
8:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 10فروری 2012ء
9:15 am	سٹوری ٹائم۔ بچوں کے لئے دینی کہانیاں
9:35 am	یسرنا القرآن
10:00 am	فیتھ میٹرز
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
1:05 pm	فیتھ میٹرز
2:10 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2008ء
3:15 pm	انڈونیشین سروس
4:15 pm	سپینش سروس
5:20 pm	تلاوت قرآن کریم
5:45 pm	سٹوری ٹائم، بچوں کے لئے دینی کہانیاں
6:00 pm	بنگلہ سروس
7:00 pm	خطب جمعہ فرمودہ 10فروری 2012ء
8:15 pm	گلشن وقف نو
9:25 pm	فیتھ میٹرز
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	ایم ٹی اے عالمی خبریں
11:30 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

حضرت مسیح موعود اور خلفاء احمدیہ کے ارشادات کی روشنی میں

بیوی کے حقوق اور خاوند کے فرائض کا بیان اور اثر انگیز نصائح

دوستانہ ماحول میں اخلاق فاضلہ کو اختیار کرتے ہوئے گھروں کو محبت اور پیار کا گہوارہ بنائیں

مکرم وحید احمد رفیق صاحب

مرد کو انتظامی اور ذمہ داریوں کے لحاظ سے فوقیت حاصل ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں مرد اور عورت دونوں کو ایک نصیحت یہ بھی فرمادی کہ حقوق کے لحاظ سے گو تم دونوں برابر ہو لیکن مرد کو انتظامی لحاظ سے اور بعض طاقتوں کے لحاظ سے، بعض ذمہ داریوں کے لحاظ سے فوقیت حاصل ہے۔ اس لیے عورت کو اس بات کا بھی مرد کو مارجن (Margin) دینا چاہئے۔ مردوں کو بھی فرمایا کہ تمہیں اگر قوّام ہونے کے لحاظ سے فضیلت دی ہے تو ان ذمہ داریوں کو سمجھنا اور سنبھالنا بھی تمہارا کام ہے۔ گھر کے انتظامات اور اخراجات کے لیے رقم مہیا کرنا بھی تمہارا کام ہے۔ یہ نہیں کہ گھر میں پڑے رہو اور بیوی کو کہو کہ جاؤ جا کر باہر کماؤ اور کام کرو۔ یہاں مغربی معاشرہ میں بعض گھروں میں یہ بھی ہو رہا ہے۔ بیوی بچوں کی تمام ذمہ داری اٹھانا تمہارا کام ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے جو عزیز اور حکیم ہے عورتوں اور مردوں کے حقوق قائم فرما دیے اور مردوں کو آخر پر عزیز اور حکیم کے الفاظ استعمال کر کے اس طرف توجہ دلا دی کہ یاد رکھو عورتوں پر جو فوقیت تمہیں ہے اس سے ناجائز فائدہ نہ اٹھانا کیونکہ وہ عزیز خدا تمہارے اوپر ہے تمہارے سارے عمل دیکھ رہا ہے اس کی حکومت ہے۔ اس کی تم پر نظر ہے۔ تم اپنے اہل سے غلط سلوک کر کے پھر اس کی پکڑ میں آؤ گے۔ پس اپنی حاکمیت کو، اپنی فوقیت کو عورتوں پر اس حد تک جتاؤ جہاں تک تمہیں اجازت ہے اور اپنے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ رکھو۔ اور اگر ان باتوں کو مدنظر رکھو گے تو پھر اس حکیم خدا کی حکمت سے بھی فائدہ اٹھاؤ گے جس نے تمہیں فوقیت دی ہے۔ پس یہ کامل غلبہ والے اور حکمت والے خدا تعالیٰ کے احکامات ہیں جن سے معاشرہ کا امن قائم ہوتا ہے۔ گھروں کا سکون قائم ہوتا ہے۔ نیکیاں پھیلتی ہیں۔ اس پُر حکمت تعلیم کا حسن دوبالا ہو کر پھیلتا چلا جاتا ہے۔ لیکن اگر ان باتوں کی طرف توجہ نہیں ہوگی تو جہاں معاشرے کا امن برباد ہوگا وہاں ایسا شخص پھر اس عزیز اور غالب خدا کی پکڑ میں بھی آئے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پُر حکمت تعلیم کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔‘‘ (الفضل انٹرنیشنل 7 دسمبر 2007ء)

ہر شادی شدہ مرد اپنے اہل وعیال کا نگران ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’ہر شادی شدہ مرد اپنے اہل وعیال کا نگران ہے، اس کا فرض ہے کہ ان کی ضروریات کا خیال رکھے، مرد قوّام بنایا گیا ہے، گھر کے اخراجات پورے کرنا، بچوں کی تعلیم کا خیال رکھنا، ان کی تمام تعلیمی ضروریات اور اخراجات پورے کرنا، یہ سب مرد کی ذمہ داری ہے۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جماعت میں بھی بعض مرد ایسے ہیں جو گھر کے اخراجات مہیا کرنے تو ایک طرف، الٹا بیویوں سے اپنے لیے مانگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے خرچ پورے کرو، حالانکہ بیوی کی کمائی پر ان کا کوئی حق نہیں ہے۔ اگر بیوی بعض اخراجات پورے کر دیتی ہے تو یہ اس کا مردوں پر احسان ہے۔ تو مردوں کو اس حدیث کے مطابق ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے حصہ پانا ہے، اللہ تعالیٰ کے نور کے حقدار بننا ہے تو انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں نبھانی ہوں گی۔ بچوں کی تربیت کا حق ادا کرنا ہوگا، ان میں دلچسپی لینی ہوگی، ان کو معاشرے کا ایک قابل قدر حصہ بنانا ہوگا۔ اگر نہیں تو پھر ظلم کر رہے ہوگے۔ انصاف والی تو کوئی چیز تمہارے اندر نہیں۔

بعض لوگ یہاں انگلستان، جرمنی اور یورپ کے بعض ملکوں میں بیٹھے ہوتے ہیں، معاشرے میں، دوستوں میں بلکہ جماعت کے عہدیداروں کی نظر میں بھی بظاہر بڑے مخلص اور نیک بنے ہوتے ہیں۔ لیکن بیوی بچوں کو پاکستان میں چھوڑا ہوا ہے اور علم ہی نہیں کہ ان بیچاروں کا کس طرح گزارا ہو رہا ہے، یا بعض لوگوں نے یہاں بھی اپنی فیملیوں کو چھوڑا ہوا ہے۔ کچھ علم نہیں ہے کہ وہ فیملیاں کس طرح گزارا کر رہی ہیں۔ جب پوچھو تو کہہ دیتے ہیں کہ بیوی زبان دراز تھی یا فلاں برائی تھی اور فلاں برائی تھی تو اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ ایسے لوگوں کی بات ٹھیک ہے۔ تو پھر انصاف اور عدل کا تقاضا یہ ہے کہ جب تک تمہاری طرف منسوب ہے اس کی ضروریات پوری کرنا تمہارا کام ہے۔ بچوں کی ضروریات تو ہر صورت میں مرد کا ہی کام ہے کہ پوری کرے۔ بیوی کو سزا دے رہے ہو تو بچوں کو کس چیز کی سزا ہے کہ وہ بھی در در کی ٹھوکریں کھاتے پھریں۔ ایسے مردوں کو خوف خدا کرنا چاہئے۔ احمدی ہونے کے بعد یہ باتیں زیب نہیں دیتیں۔ اور نہ ہی نظام جماعت کے علم میں آنے کے بعد ایسی حرکتیں قابل برداشت ہو سکتی ہیں یہ مَیں واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ ہمیں بہرحال اس تعلیم پر عمل کرنا ہوگا جو (دین حق) نے ہمیں دی اور اس زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود نے نکھار کر وضاحت سے ہمارے سامنے پیش کی۔

ایک حدیث ہے، حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومنوں میں سے کامل ترین ایمان والا شخص وہ ہے جو ان میں سے سب سے بہتر اخلاق کا مالک ہے اور تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں سے بہترین سلوک کرنے والے ہیں۔

(ترمذی کتاب الرضاع باب ماجاء فی حق المرأۃ علی زوجھا)

(خطبہ جمعہ 5 مارچ 2004ء الفضل 15 جون 2004ء)

عورت خاوند سے متاثر ہوتی ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

’’ہماری جماعت کے لیے ضروری ہے کہ اپنی پرہیزگاری کے لیے عورتوں کو پرہیزگاری سکھاویں۔ ورنہ وہ گناہگار ہوں گے اور جبکہ اس کی عورت سامنے ہو کر بتلا سکتی ہے کہ تجھ میں فلاں فلاں عیب ہیں تو پھر عورت خدا سے کیا ڈرے گی۔ جب تقویٰ نہ ہو تو ایسی حالت میں اولاد بھی پلید پیدا ہوتی ہے۔ اولاد کا طیّب ہونا تو طیّبات کا سلسلہ چاہتا ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو پھر اولاد خراب ہوتی ہے۔ اس لیے چاہئے کہ سب توبہ کریں اور عورتوں کو اپنا اچھا نمونہ دکھلاویں۔ عورت خاوند کی جاسوس ہوتی ہے، وہ اپنی بدیاں اس سے پوشیدہ نہیں رکھ سکتا۔ نیز عورتیں چھپی ہوئی دانا ہوتی ہیں۔ یہ نہ خیال کرنا چاہئے کہ وہ احمق ہیں۔ وہ اندر ہی اندر تمہارے سب اثروں کو حاصل کرتی ہیں۔ جب خاوند سیدھے رستہ پر ہوگا تو وہ اس سے بھی ڈرے گی اور خدا سے بھی...... عورتیں خاوندوں سے متاثر ہوتی ہیں۔ جس حد تک خاوند صلاحیت اور تقویٰ بڑھاوے گا کچھ حصہ اس سے عورتیں ضرور لیں گی۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 164-163)

میاں بیوی ایک ہی بدن اور ایک ہی وجود ہو جاتے ہیں

حضرت اقدس مسیح موعود نے نواب محمد علی خان صاحب کو ان کی پہلی بیگم کی وفات پر تعزیتی خط تحریر کرتے ہوئے فرمایا:

’’درحقیقت اگرچہ بیٹے بھی پیارے ہوتے ہیں۔ بھائی اور بہنیں بھی عزیز ہوتی ہیں۔ لیکن میاں بیوی کا علاقہ ایک الگ علاقہ ہے جس کے درمیان اسرار ہوتے ہیں۔ بیوی میاں ایک ہی بدن اور ایک ہی وجود ہو جاتے ہیں ان کو صدہا مرتبہ اتفاق ہوتا ہے کہ وہ ایک ہی جگہ سوتے ہیں وہ ایک دوسرے کا عضو ہو جاتے ہیں۔ بسا اوقات ان میں ایک عشق کی سی محبت پیدا ہو جاتی ہے اس محبت اور باہم انس پکڑنے کے زمانہ کو یاد کر کے کون دل ہے جو پُر آب نہیں ہو سکتا۔ یہی وہ تعلق ہے جو چند ہفتہ باہر رہ کر آخر فی الفور یاد آتا ہے۔ ایسے تعلق کا خدا نے بار بار ذکر کیا ہے کہ باہم محبت اور انس پکڑنے کا یہی تعلق ہے۔ بسا اوقات اس تعلق کی برکت سے دنیوی تلخیاں فراموش ہو جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ انبیاء علیہم السلام بھی اس تعلق کے محتاج تھے۔ جب سرور کائنات ﷺ بہت ہی غمگین ہوتے تھے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ران پر ہاتھ مارتے تھے اور فرماتے تھے کہ ارحنا یا عائشة یعنی اے عائشہ ہمیں خوش کر کہ ہم اس وقت غمگین ہیں۔ اس سے ثابت ہے کہ اپنی پیاری بیوی، پیارا رفیق اور انیس عزیز ہے جو اولاد کی ہمدردی میں شریک غالب اور غم کو دور کرنے والی اور خانہ داری کے معاملات کی متولی ہوتی ہے۔‘‘

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم از محمود احمد صاحب عرفانی صفحہ 233-232)

بیوی کی لغزش پر قطع تعلق نہیں کرنا چاہئے

حضرت مسیح موعود حضرت نواب محمد علی خان صاحب کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’آپ نے اپنے گھر کے لوگوں کی نسبت جو لکھا تھا کہ بعض امور میں مجھے رنج پیدا ہوتا ہے۔ سو میں آپ کو اطلاع دیتا ہوں کہ میرا یہ مذہب نہیں ہے میں اس حدیث پر عمل کرنا علامت سعادت

سمجھتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور وہ یہ ہے: خیر کم .... یعنی تم میں سے اچھا آدمی وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ اچھا ہو۔

عورتوں کی طبیعت میں خدا تعالیٰ نے اس قدر کجی رکھی ہے کہ کچھ تعجب نہیں کہ بعض وقت خدا اور رسول یا اپنے خاوند یا خاوند کے باپ یا مرشد یا ماں یا بہن کو بُرا کہہ بیٹھیں اور ان کے نیک ارادہ کی مخالفت کریں۔ سوایسی حالت میں بھی کبھی ایک مناسب رعب کے ساتھ اور کبھی نرمی سے ان کو سمجھادیں اور ان کی تعلیم میں مشغول رہیں۔ لیکن ان کے ساتھ ہمیشہ نیک سلوک کریں اور مروّت اور جوانمردی سے پیش آویں اور ان کو سمجھاتے رہیں کہ (۔) کے لیے آخرت کا فکر ضروری ہے تا خدا تعالیٰ مصیبتوں سے بچاوے وہ ہیبت ناک چیز جو خاوند اور بیوی اور بچوں اور دوستوں میں جدائی ڈالتی ہے جس کا دوسرے لفظوں میں نام موت ہے دعا کرنا چاہئے کہ وہ بے وقت نہ آوے اور تباہی نہ ڈالے اور دل نرم رکھنا چاہئے اور ان کو سمجھادیں کہ نماز کی پابندی کریں نماز جنابِ الٰہی میں عرض ومعروض کا موقعہ دیتی ہے اپنی زبان میں دنیا اور آخرت کے لیے دعائیں کریں بد تقدیروں سے ڈرتے رہیں۔ خدا تعالیٰ ان پر رحم کرتا ہے جو امن کے وقت میں ڈرتے رہیں اور نیز آپ ان کے واسطے نماز میں دعائیں کریں یہ نازیبا بات ہے کہ ادنیٰ لغزش دیکھ کر دل میں قطع تعلق کریں بلکہ وفاداری سے اصلاح کے لیے کوشش کریں اور سچی ہمدردی سے کام لیں۔''

(مکتوبات احمد جلد 2 مکتوب نمبر 35 صفحہ 235-234)

تعلقات میں وفاداری

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب حضرت بابو محمد افضل صاحب کے بارے میں تحریر کرتے ہیں:

''ان کے دو بیویاں تھیں اور وہ قادیان میں رہتی تھیں۔ 1899ء میں انہوں نے حضرت حکیم الامتہ کو ایک خط لکھا اور کچھ روپیہ بھیجا اور اپنی ایک بیوی کو افریقہ بلایا اور یہ بھی لکھ دیا کہ جو بیوی آنے سے انکار کرے اس کو طلاق دے دی جاوے۔ حضرت مولوی صاحب نے یہ خط حضرت اقدس کے حضور پیش کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ تو جب طلاق دے گا مگر اسے لکھ دو کہ ایسے شخص کا ہمارے ساتھ تعلق نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ جو اتنے عزیز رشتہ کو ذرا سی بات پر قطع کر سکتا ہے۔ وہ ہمارے تعلقات میں وفاداری سے کیا کام لے گا۔ یہ ارشاد اکسیر ہو گیا اور محمد افضل کو فی الحقیقت افضل بنا گیا۔ حضرت اقدس کی ناراضگی کی جب اطلاع ہوئی تو اسے سمجھ آ گئی کہ باہمی تعلقات کی کیا قیمت ہوتی ہے۔''

(سیرت حضرت مسیح موعود از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی صفحہ 253)

شادی کے موقع پر بیٹے کو باپ کی زرّیں نصائح

حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے اپنے بیٹے حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب کو شادی کے موقع پر یہ نصائح فرمائیں:

''اب تک تم اور زندگی میں تھے اور اب اور زندگی اختیار کرنے والے ہو اور نیا علم تمہیں سیکھنا ہے اس لیے چند امور کا لکھنا مَیں ضروری سمجھتا ہوں اور میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ تم کو بعض امور سے خبردار کروں۔ اب تمہاری شادی ہونے والی ہے اور تاہّل کے جوئے میں آنے والے ہو۔ دنیا کی گاڑی تاہّل سے چلتی ہے۔ جس میں میاں بیوی جوتے جاتے ہیں۔ پس اگر ایک بیل کاندھا ڈال دے تو گاڑی چلنا مشکل ہے۔ اس لیے اس معاملہ میں خود کہنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ پہلے میں وہ تحریر کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ علیم وخبیر نے فرمایا ہے کیونکہ اس سے بڑھ کر کون ہمیں بتلا سکتا ہے اور پھر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے بڑھ کر ہمارے لیے کون سا اُسوہ ہو سکتا ہے۔ وَلَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ....

لوگ غلطی سے شادی بیاہ کے تعلقات کو محبت کی بنا پر کرتے ہیں۔ حالانکہ (دین حق) میں محبت محض اللہ تعالیٰ کے لیے وقف ہے۔ کیونکہ انسان دل کے ہاتھوں مجبور ہے۔ جب کسی سے محبت بڑھ جاتی ہے تو پھر دین وایمان جان ومال سب اس پر قربان کر دیتا ہے اور بتوں کو سجدہ کرتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے دل کو اپنا مہبط بنایا اور غیر اللہ سے لگانے سے ہٹایا۔ تاہم اسی محبوب حقیقی پر دین وایمان جان ومال فدا کریں۔ بیوی بچوں سے حسنِ سلوک کریں۔ مگر اسی قدر جس قدر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اجازت دے دی۔ پس محبت کی بنا پر شادی نہ ہونی چاہئے۔ دل کے ہاتھوں غیر اللہ کو کعبہ نہ بنائیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے بعض قوانین باندھ دیے۔ تاہم اللہ تعالیٰ کو جب جان اور مال بیچ چکے ہیں اور اس میں سے اس نے اپنے فضل (سے) باوجود خرید کے خرچ کی اجازت دی ہے۔ کچھ جان ومال خرچ کریں۔

شادی کے متعلق فرماتا ہے اور پہلا اصول بھی قائم کرتا ہے کہ محصنین غیر مسافحین پاکباز ہو کر خواہشات کو مدنظر رکھ کر...... حصن کہتے ہیں قلعہ کو۔ یعنی قلعہ بند ہو کر۔ قلعہ کیوں ہوتا ہے۔ اپنے بچاؤ کے لیے پس اپنے قویٰ اور طاقتوں کو قائم رکھ کر صحت وعافیت کا لحاظ رکھ کر تمام تعلقات کو قائم کرنا چاہئے۔ پھر شیطان کے پنجے سے بھی بچانا چاہئے اور نہ صرف اپنے کو بچانا بلکہ بیوی کو بھی، اس کی صحت عافیت کا خیال بھی رکھنا اس کو بھی شیطان سے بچانا۔ پس پہلا اصول یہی ہے کہ حیوانات کی طرح ہر وقت خواہشات کا گرویدہ نہ رہنا چاہئے اور پھر حضرت انسان تو حیوانات سے بھی بڑھ گئے ہیں۔ قوانین قدرت کو توڑ دیا ہے پس قوانین قدرت کا لحاظ رکھنا چاہئے۔

لطیف طرز سے اللہ تعالیٰ نے غرض شادی کو ظاہر فرمایا ہے اور اسی تعلقات زن وشوی کے کل شعبوں پر روشنی ڈال دی اور جو ایک کتاب میں بھی بیان نہیں ہو سکتے۔ ایک آیت میں بیان کر دیے اور وہ یہ کہ .... عورتیں تمہاری کھیتی ہیں۔ پس اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو آؤ۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ کھیتی سے کیا غرض ہے۔ بس یہی کہ اناج پیدا اور اس اناج سے فائدہ اٹھایا جائے۔ پس عورتیں کھیتی ہیں۔ ان سے اولاد لی جائے۔ بس غرض شادی کی اصل اولاد ہے۔ پھر یہ تعلقات زن وشوی کی حد یہاں تک ہونی چاہئے (کہ) اولاد ہو۔ پس حیض حمل رضاعت میں اجتناب لازم ہے۔ حیض کی بابت تو صاف حکم دیا اور تمدّن انسانی کی مشکلات کی وجہ سے حمل ورضاعت کے متعلق اس آیت بالا میں لطیف طرز سے بیان کر دیا اور ایک جگہ مدّت کا بھی اشارہ فرما دیا کہ حَمْلُهٗ .... پس اسی حد تک استعمال قویٰ ہے جہاں تک اولاد حاصل ہو اور بس اور مواقع ایسے ہیں کہ اولاد کی غرض نہ ہو تو اس سے پرہیز لازم۔ قیام صحت وعافیت بھی لازمی امر ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان ہوا انسان چونکہ متمدن مخلوق ہے۔ اس لیے اس کے بیوی بچوں سے تعلقات بھی لمبے ہوتے ہیں۔ اس لیے بیوی کو تسکین کا باعث بتلایا ہے اور اس میں بھی بہت حکمتیں ہیں۔ بیوی سے حسنِ سلوک کا حکم فرمایا ہے۔

...... یہ ایک بڑا مشکل مرحلہ ہے اس کا نبھانا سوائے اللہ تعالیٰ کے فضل کے نہیں ہو سکتا پہلے اللہ تعالیٰ کے حکم کی فرمانبرداری کہ .... اور حدیث .... پر عمل ہونا چاہئے۔ یعنی بیوی مرد کی محکوم ہو اور مرد حاکم ہو۔ دوسری طرف حسن سلوک کا حکم۔ اللہ تعالیٰ فرماتا (ہے) کہ اگر تم کو بیوی میں کچھ نقص بھی معلوم ہو تو میری خاطر درگزر کرو۔ .... اور حدیث میں ہے ...... اور پھر یہ کہ عورت پسلی سے پیدا ہوئی ہے۔ پس اگر تم اس کو سیدھا کرنا چاہو تو یہ ٹوٹ جائے گی۔

پس جس قدر مشکل ہے کہ ایک طرف حاکم بنو دوسری طرف حسن سلوک کرو۔ اور یہاں تک کہ بہت سیدھے کرنے کی کوشش بھی نہ کرو۔ پھر ایسے بڑے انسان کی بیٹی سے شادی تو اس سے سلوک اور بھی مشکلات میں ڈالتا ہے۔ پس اس کی تطبیق اور طرز یہی ہو سکتی ہے کہ ایسی طرز اختیار کرو کہ بیوی تمہارے احسانات میں دب جائے۔ حسن سلوک سے سر نہ اٹھا سکے۔ اور محبت نشاط طبع سے تمہاری فرمانبردار ہو جائے......''

(رفقاء احمد جلد دوازدہم سیرت حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب آف مالیرکوٹلہ مؤلفہ صلاح الدین ملک ایم۔اے ایڈیشن اول مئی 1965ء صفحہ نمبر 56 تا 60)

غریب کے حقوق کی حفاظت

حضرت مصلح موعود آنحضرت ﷺ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

ہم آپؐ کی زندگی کے اخلاقی پہلو اور غربا کی امداد کو لیتے ہیں تو اس میں بھی آپ کا کوئی ثانی نظر نہیں آتا۔ مکہ کے بعض اشخاص نے مل کر ایک ایسی جماعت بنائی جو غریب لوگوں کے حقوق کی حفاظت کرے اور چونکہ اس کے بانیوں میں سے اکثر کے نام میں فضل آتا تھا اس لئے اسے حلف الفضول کہا جاتا ہے۔ اس میں آپ بھی شامل ہوئے۔ یہ نبوت سے پہلے کی بات ہے بعد میں صحابہؓ نے ایک دفعہ دریافت کیا کہ یہ کیا تھی؟ آپ سمجھ گئے کہ ان کا مطلب یہ ہے کہ آپ تو نبی ہونے والے تھے۔ آپ ایک انجمن کے ممبر کس طرح ہو گئے جس میں دوسروں کے ماتحت ہو کر کام کرنا پڑتا تھا۔ آپ نے فرمایا یہ تحریک مجھے ایسی پیاری تھی کہ اگر آج بھی کوئی اس کی طرف بلائے تو میں شامل ہونے کو تیار ہوں۔ گویا غربا کی مدد کے لئے دوسروں کی ماتحتی سے بھی آپ کو عار نہیں تھی۔ ایک غریب شخص نے ابوجہل سے کچھ قرضہ لینا تھا اور وہ غریب سمجھ کے ادا نہیں کرتا تھا وہ حلف الفضول کے لیڈروں کے پاس گیا کہ دلوا دو۔ مگر ابوجہل سے کہنے کی کوئی جرأت نہ کرتا تھا۔ آخر وہ شخص ان ایام میں جب آپ نبوت کے مقام پر فائز ہو چکے تھے آپ کے پاس آیا کہ آپ بھی حلف الفضول کے ممبروں میں سے ہیں، ابوجہل سے میرا قرضہ دلوا دیں۔ یہ وہ زمانہ تھا جب ابوجہل آپ کے قتل کا فتویٰ دے چکا تھا اور مکہ کا ہر شخص آپ کا جانی دشمن تھا آپ فوراً ساتھ چل پڑے اور جا کر ابوجہل کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ اس نے پوچھا کون ہے؟ آپ نے فرمایا محمدؐ۔ وہ گھبرا گیا کہ کیا معاملہ ہے فوراً آ کر دروازہ کھولا اور پوچھا کیا بات ہے۔ آپ نے فرمایا اس غریب کا روپیہ کیوں نہیں دیتے۔ اس نے کہا ٹھہریے ابھی لاتا ہوں اور اندر سے روپیہ لا کر فوراً دے دیا۔ لوگوں نے اس کا مذاق اڑانا شروع کر دیا کہ یہ ڈر گیا ہے۔ مگر اس نے کہا میں تمہیں کیا بتاؤں کہ کیا ہوا۔ جب میں نے دروازہ کھولا تو ایسا معلوم ہوا کہ محمد (ﷺ) کے دائیں اور بائیں دو دیوانے اونٹ کھڑے ہیں جو مجھے نوچ کر کھا جائیں گے۔ کوئی تعجب نہیں یہ معجزہ ہے۔ مگر اس میں بھی شک نہیں کہ صداقت کا بھی ایک رعب ہوتا ہے غرضیکہ ایک غریب کا حق دلوانے کے لئے آپ نے اپنی جان کو خطرہ میں ڈالنے سے بھی دریغ نہ کیا۔

(نبی کریمؐ کے عظیم الشان اوصاف۔ انوار العلوم جلد 12 ص 360)

مکرم خالد سیف اللہ صاحب

تاریخ جماعت احمدیہ اسلام آباد کا طائرانہ جائزہ

اسلام آباد سرسبز و شاداب خوبصورت اور جدید شہر جو پاکستان کی تاریخ میں 1959ء میں معرض وجود میں آیا۔ جب حکومت پاکستان نے دارالحکومت کو کراچی سے اس صحت افزاء اور دلفریب قطعہ زمین پر تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا۔ تاہم اس کی تعمیر 1961ء میں شروع ہوئی۔ ابتداء میں چند سرکاری دفاتر اور رہائشی مکانات کی تعمیر مکمل ہوتے ہی سرکاری ملازمین کی پہلی کھیپ اسلام آباد پہنچی۔ اس میں احمدی افسران اور ملازمین بھی شامل تھے۔ یوں یہ سلسلہ قدم بہ قدم بڑھتا چلا گیا شہر پھیلتا رہا، لوگ آباد ہوتے رہے۔ سرکار کے ساتھ ساتھ نجی اداروں نے بھی اپنا رخ اس عظیم شہر کی طرف کرنا شروع کر دیا اور خدا کے فضل سے احمدیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ ابتداء میں جماعت احمدیہ اسلام آباد کے احباب کو انتظامی لحاظ سے جماعت احمدیہ راولپنڈی کے ساتھ منسلک کیا گیا۔ تاہم اگست 1968ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے فیصلہ کے مطابق جماعت احمدیہ اسلام آباد میں علیحدہ امارت کا قیام عمل میں آیا اور محترم چوہدری عبدالحق ورک صاحب پہلے امیر جماعت منتخب ہوئے جو یکم اگست 1968ء تا دسمبر 1975ء امارت کے فرائض بطریق احسن سرانجام دیتے رہے۔ ان کی وفات کے بعد مکرم چوہدری اعجاز نصراللہ خان صاحب نائب امیر نے مارچ 1976ء تک بطور قائم مقام امیر کی حیثیت سے کام کیا۔ بعد ازاں مکرم لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) عبدالعلی ملک صاحب دوسرے امیر منتخب ہوئے۔ جنہوں نے مارچ 1980ء تقریباً چار برس تک امارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ جماعت احمدیہ اسلام آباد کا ضلع قائم ہونے پر مرکز کے فیصلے کے بعد مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب کو پہلا امیر ضلع منتخب ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ وہ اپریل 1991ء تک اس منصب پر فائز رہے۔ مکرم چوہدری محمد علیم الدین صاحب نے 10/اپریل 1991ء کو امارت ضلع اسلام آباد کا چارج سنبھالا اور آپ 1992ء میں دوبارہ امیر منتخب ہوئے۔ آپ کی وفات اگست 1998ء میں امریکہ میں ہوئی۔ محترم چوہدری محمد علیم الدین صاحب کے عہد امارت میں تعمیر بیت الذکر کے کام میں توسیع، کمیٹی روم کی تزئین، لائبریری کا قیام، بیت الذکر میں ڈش انٹینا کی پہلی دفعہ تنصیب اور ایک مقامی ہوٹل میں جلسہ کسوف و خسوف کا انعقاد ہوا۔ اس جلسہ میں راولپنڈی اسلام آباد کے تقریباً دو صد احباب نے شرکت کی۔ محترم ڈاکٹر نسیم بابر کی شہادت کے موقع پر پریس کانفرنس، اسلام آباد میں دو مربیان کی پہلی دفعہ تقرری، بیت الذکر میں واٹر کولرز کی سہولت، دفتری کارکنان کی تعداد میں اضافہ، احاطہ بیت الذکر میں کھیلوں کا انتظام، عہدیداران کے لئے ریفریشر کورس کا انعقاد، امیر صاحب کے آفس میں فیکس، فون اور ای میل کی سہولت، امراء کرام صوبہ پنجاب کے اجلاسات، بیت الذکر میں جنریٹر کی تنصیب، بیت الذکر کے صحن میں فائبر شیڈ کی تعمیر، احمدیہ قبرستان میں فٹ پاتھ، جنازہ گاہ کی تیاری، بجلی کے پولز کی تنصیب وغیرہ، ضلعی جماعتوں پنڈ بیگوال اور ملوٹ میں بیت الذکر کی تعمیر، ریلوے کیرج فیکٹری کی جماعت احمدیہ راولپنڈی کو واپسی قابل ذکر امور ہیں۔

مکرم چوہدری محمد علیم الدین صاحب کی وفات کے بعد مکرم منیر احمد صاحب فرخ نے ستمبر 1998ء میں بطور قائمقام امیر ضلع اسلام آباد کا چارج سنبھالا۔ نئے امیر کے انتخاب کے لئے 7/اکتوبر 1998ء کو مجلس انتخاب کا دوبارہ اجلاس بلایا گیا۔ جس میں کثرت رائے سے مکرم منیر احمد فرخ صاحب 30 جون 2001ء تک کے لئے امیر منتخب ہوئے۔ فروری 1999ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے امراء کے انتخاب کے متعلق قواعد میں ترمیم فرمائی۔ جس کی روشنی میں مجلس انتخاب کا اجلاس دوسری دفعہ 10 مارچ 1999ء کو بلایا گیا۔ جس میں ایک مرتبہ پھر مکرم منیر احمد فرخ صاحب امیر جماعت احمدیہ منتخب ہوئے اور تادم تحریر خدا کے فضل سے وہ امارت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کے دور امارت میں درج ذیل شعبہ جات میں نمایاں کام ہوا۔

☆ نئے حلقہ جات کا قیام
☆ نگران سیکرٹریان حلقہ جات کا تقرر
☆ چندہ جات کی کمپیوٹرائزیشن و توسیع
☆ شعبہ امانت میں بہتری
☆ شعبہ آڈٹ کے کام میں بہتری
☆ سٹینڈنگ فنانس کمیٹی کی کارکردگی میں بہتری
☆ تحریک جدید کے وعدہ جات اور وقف جدید کی وصولیوں میں نمایاں اضافہ
☆ وعدہ جات برائے بیت الفتوح یو۔کے
☆ مقامی اخراجات کا ریکارڈ رکھنے میں بہتری
☆ بیت القیام G-10/4 اور مربی ہاؤس I-10/4 کی مرمت G-8 بطور مربی ہاؤس کرایہ پر لینا۔
☆ جلسہ ہائے سالانہ کا باقاعدہ انعقاد
☆ رمضان المبارک میں نماز تراویح کے لئے حفاظ کرام کا انتظام
☆ MTA پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے درس القرآن سے استفادہ
☆ ضلعی اصلاحی کمیٹی کے اجلاسات اور کارکردگی میں بہتری
☆ توسیع اشاعت الفضل
☆ اجتماعی قربانی بموقع عیدالاضحیٰ
☆ دعوت الی اللہ کے کاموں میں تیزی
☆ مستحق طلباء وطالبات کے لئے وظائف کا اجراء
☆ باہمی تنازعات کے تصفیے کے لئے شعبہ امور عامہ کی کوششیں
☆ غرباء اور مستحقین کی شعبہ خدمت خلق سے امداد
☆ رشتہ ناطہ کے مسائل حل کرنے کے لئے کمیٹی کا قیام
☆ جماعت کے خلاف پروپیگنڈا کے جواب کے لئے روابط کا قیام
☆ ضلعی جماعتوں پنڈ بیگوال اور ملوٹ میں بیت الذکر اور مربی ہاؤس کی تعمیر
☆ شعبہ صنعت وتجارت کی بیداری
☆ احمدیہ قبرستان کی حفاظت کے لئے خاردار تار اور آئرن گیٹ کی تنصیب
☆ شعبہ سمعی بصری کی طرف سے جلسہ سالانہ برطانیہ اور قادیان کے مواقع پر ڈیوٹی
☆ بیت الذکر میں پروجیکٹر، ویڈیو کیمرہ اور دیگر سامان کی خریداری
☆ احباب جماعت کو وصیت کے بابرکت نظام میں شامل ہونے کی تحریک
☆ شعبہ تالیف وتصنیف کی طرف سے 26 پمفلٹس کی تیاری اور اشاعت
☆ بیت الفضل، بیت القیام اور بیت الذکر میں مہمانوں کے قیام وطعام کا انتظام
☆ شعبہ قضاء کی کارکردگی میں اضافہ
☆ تربیت نومبائعین میں بہتری
☆ علمی محافل کا انعقاد جس میں صاحب علم احباب نے لیکچر دیئے
☆ ''منور کمپیوٹر ٹریننگ سینٹر'' کا قیام
☆ اجلاس امراء اضلاع
☆ ریفریشر کورس عہدیداران
☆ نماز سینٹر کے قیام اور نماز باجماعت کے سلسلے میں کوششیں
☆ احباب جماعت میں کتب انوار العلوم کی خریداری کی تحریک
☆ بیت الذکر کی توسیع، دفتر امیر و نائب امیر و عملہ، مربی ہاؤس، دفاتر سیکرٹریان، لائبریری، مہمان خانہ، سٹاف کوارٹر، واش رومز، شعبہ سمعی بصری کے تحت سٹوڈیو اور ورکشاپ کا قیام، لجنہ اماء اللہ کے لئے دو ہال کی تعمیر
☆ ''طاہر ہومیو ڈسپنسری'' کا قیام
☆ مراکز نماز کا توسیعی منصوبہ
☆ اسلام آباد میں نئے پلاٹس کا حصول اور خرید
☆ احمدیہ قبرستان کے ایک حصہ میں تفریحی پارک کی تعمیر

اگرچہ الٰہی جماعتوں کی زندگی میں چالیس برس کا قلیل عرصہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ تاہم تاریخی اعتبار سے جماعت احمدیہ اسلام آباد نے بفضل خدا اپنے مختصر دور میں ہر میدان میں خاطر خواہ ترقی کی ہے اور مزید ترقیات کی شاہراہ پر گامزن ہے۔ ان ترقیات کا تفصیلی ذکر بوجوہ مناسب نہیں۔ تاہم امارات کے موجودہ دور میں ہونے والے اہم امور کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔

ابتداء میں جماعت کی اکثریت سرکاری ملازمت پیشہ افراد پر مشتمل تھی۔ اس کے علاوہ چھوٹے موٹے کاروباری نوعیت کے کام اور پراپرٹی ڈیلنگ جیسے کام کرنے والے احباب بھی شامل ہوتے گئے۔ اسلام آباد کی آبادی بڑھنے کے ساتھ ساتھ شہر کی وسعت بھی زیادہ ہوتی گئی۔ اس وسعت اور پھیلاؤ کی وجہ سے احباب جماعت بھی رہائشی لحاظ سے کافی دور دور تک پھیل گئے۔ اس وجہ سے تنظیمی لحاظ سے اس وقت جماعت چوبیس حلقہ جات میں منقسم ہے۔ شہر کے ہر سیکٹر میں ایک حلقہ قائم ہے خدا کے فضل سے تعداد میں اضافہ کی وجہ سے بعض سیکٹر میں دو دو حلقہ جات بھی قائم ہیں۔ حسب قواعد ہر حلقہ کے عہدیداران منتخب شدہ ہیں۔ اسی طرح خدا کے فضل وکرم سے ذیلی تنظیمیں یعنی مجلس انصاراللہ، مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس اطفال الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ بھی قائم ہیں، جو تندہی سے اپنے مجوزہ کام بخوبی سرانجام دے رہے ہیں۔ مرکز کی طرف سے ضلع اسلام آباد کی جماعت کے لئے چار مربیان سلسلہ بھی تعینات ہیں۔ علاوہ ازیں ضلع اسلام آباد میں تین جماعتیں شامل ہیں۔

1۔ نیشنل ہیلتھ کالونی
2۔ پنڈ بیگوال
3۔ ملاح ملوٹ

اسلام آباد میں نئی جماعت قائم ہونے کے بعد اس کی اولین اور اہم بنیادی ضرورت ایک بیت الذکر کی تعمیر تھی، جہاں نمازوں کی ادائیگی کے علاوہ تربیتی امور کے لئے اجلاس منعقد کئے جاسکیں۔ ابتدائی دور میں گھروں میں بھی مراکز نماز قائم کئے گئے۔ اس طرح نماز جمعہ بھی اجتماعی طور پر ایک گھر میں ادا کی جاتی رہی۔ مگر افراد کی تعداد میں روز افزوں اضافہ کے باعث یہ امر ناگزیر تھا کہ جلد از جلد زمین حاصل کر کے بیت الذکر کی تعمیر شروع کی جائے۔ چنانچہ ترجیحی بنیادوں پر پلاٹ کے حصول

کی کوشش کی گئی۔ اس مساعی کے نتیجہ میں غالباً 1967ء میں سیکٹر G-6/2 میں انتظامیہ نے جماعت کو بیت الذکر کے لئے ایک پلاٹ الاٹ کیا۔ اس پر ایک کمرہ اور چھپرڈالا گیا اور چاردیواری کے لئے کھدائی کی گئی مگر مخالفت کے باعث شر پسند عناصر نے اسے آگ لگا کر جلا دیا۔ بعدازاں مقامی لوگوں نے اس پر قبضہ کرلیا۔ اس کے بعد حکام نے مجبوراً ایک پلاٹ سیکٹر F-7/3 میں الاٹ کیا۔ اس پلاٹ کی زمین ہموار نہ تھی بلکہ اس میں جابجا وسیع اور گہرے گڑھے تھے اور اس کے ساتھ ایک بہت بڑا نالہ بھی تھا۔ پلاٹ کا قبضہ حاصل کرنے کے بعد فوری طور پر چاردیواری تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا گیا، جس کے لئے نقشہ کی منظوری بنیادی قدم تھا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خصوصی توجہ اور رہنمائی کے تحت نقشہ تجویز کیا گیا اور اس کی منظوری محکمہ متعلقہ سے حاصل کی گئی۔ اس وقت کے امیر جماعت مکرم چوہدری عبدالحق صاحب ورک کی نگرانی میں چاردیواری تعمیر کی گئی۔ اس کی تعمیر کے دوران بہت سی مشکلات پیش آئیں، مگر اللہ تعالیٰ کے فضل نیز احباب جماعت کے اخلاص، وفا اور جذبۂ خدمت کے باعث تمام مشکلات پر قابو پالیا گیا۔ مستقل بیت الذکر کی تعمیر کا کام انتظامیہ کی منظوری کے بعد شروع کیا گیا اور آج خدا کے فضل سے یہ عمارت ایک جدید اور خوبصورت بیت الذکر کی شکل میں ہمارے سامنے موجود ہے جس میں بڑے بڑے ہال، دفاتر، گیسٹ ہاؤس، مربی ہاؤس، لائبریری، میٹنگ ہالز اور خوبصورت لان وغیرہ دلفریب نظارہ پیش کرتے ہیں اور ہر احمدی خدا کے فضلوں اور رحمتوں کی بارش سے اس کی حمد بیان کرنے پر مجبور ہوجاتا ہے۔ خدا کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ اسلام آباد جہاں عمومی مالی قربانیوں میں ہر سال پیش پیش رہتی ہے اور بجٹ کا ٹارگٹ پورا کرتی ہے وہاں خصوصی قربانیوں میں بھی کسی سے پیچھے نہیں۔ مسابقت کی اس دوڑ میں ہمارے موجودہ امیر صاحب کی ذاتی دلچسپی اور توجیہات نیز احباب کے اخلاص اور قربانی کا بڑا دخل ہے۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ نے وقتاً فوقتاً ان قربانیوں پر اظہار خوشنودی فرمایا۔ الحمدللہ مالی قربانیوں کے علاوہ دیگر تحریکات میں نمایاں حصہ لینے میں جماعت پیش پیش رہی ہے۔

قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو اسلام آباد بہت پسند تھا۔ حضور سال میں تین چار مرتبہ ضرور اسلام آباد میں رونق افروز ہوتے تھے۔ امام وقت کی زیارت، ملاقات اور نمازوں کے لئے مقامی جماعت کے علاوہ دیگر شہروں سے بھی احباب جماعت والہانہ طور پر جوق درجوق اسلام آباد کھنچے چلے آتے اور یوں مقامی جماعت کی ذمہ داریوں میں ایک خوشگوار اضافے کے ساتھ عید کا ساماں ہوجاتا۔

1974ء میں قومی اسمبلی میں ہونے والی کارروائی کے موقع پر حضور اپنے وفد کے کے ہمراہ کافی عرصہ اسلام آباد میں قیام پذیر رہے۔ اس وفد میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع) کے علاوہ حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری، حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر اور مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد بھی شامل تھے۔ جماعت احمدیہ اسلام آباد کو اس وقت کے امام اور قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر کے ساتھ قربت، وفا، خلوص، شفقت اور خدمت کے جو مواقع میسر آئے وہ آج بھی تازہ ہیں۔ الحمدللہ کہ احباب جماعت اسلام آباد کو ذمہ داریاں احسن طریق سے پوری کرنے کی توفیق ملتی رہی۔ مئی 1982ء میں حضور اسلام آباد میں رونق افروز تھے کہ یہیں بیمار ہوئے اور 8،9 جون کی درمیانی شب حضور کا وصال ہوگیا۔

بعدازاں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع اپریل 1984ء میں ایک دفعہ یہاں تشریف لا سکے۔ ان دنوں کی دلفریب یادیں جماعت کے ہر فرد کے ذہن پر نقش ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے واپسی پر جن الفاظ میں جماعت احمدیہ اسلام آباد کو مخاطب فرمایا وہ اس کی تاریخ کی سنہری یادیں ہیں جو درج ذیل ہیں۔ حضور نے اس وقت کے امیر مقامی مکرم شیخ عبدالوہاب سے صاحب کو اپنے خط 27 جولائی 1984ء میں تحریر فرمایا:

''آنے سے پہلے اسلام آباد کی احمدیہ جماعتوں کے ساتھ جو دن گزرے وہ تو اس وقت خواب دکھائی دیتے تھے، جب حقیقت تھے۔ آپ کے پیار، آپ کے للّٰہی محبت خلافت کے لئے آپ کے جذبہ فدایت نے مجھے ایک مے سی پلا رکھی تھی۔ پتہ ہی نہیں چلتا تھا کہ کب دن آیا اور کب رات گزر گئی۔ اب جب کہ وہ دن خواب بن چکے ہیں ان خوابوں میں اب بھی آپ سب مجھے ملتے ہیں۔

دنیا کی محبتوں کو بھلا راہ خدا کی محبتوں سے کیا نسبت، ان محبتوں کی خشتِ اول ہی آسمان کی رفعتوں میں رکھی جاتی ہے۔

مختصراً میرا یہ پیغام سب کو دے دیں کہ آپ سب مجھے بہت یاد آتے ہیں اور بسا اوقات دعا کے آنسوؤں میں جھلکنے والی تصویریں بن جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ میرے ہر آنسو کو آپ کے لئے رحمتوں اور برکتوں کی برسات بنادے۔

خدا حافظ! فی امان اللہ! اللہ مجھے آپ کی طرف سے ہمیشہ خیر کی خبر سنائے اور احمدیت کے لئے آپ سب کی اور میری بیقراری کو لازوال طمانیت میں بدل دے۔''

دارالحکومت ہونے کی وجہ سے جماعت احمدیہ اسلام آباد کو تنظیمی شعبہ جات کے امور کے علاوہ رابطے کے بہت سے امور بھی حسب موقع سرانجام دینے ہوتے ہیں۔ بہرحال مرکز کے لئے مقامی جماعت ایک رابطہ کا ذریعہ ہے اور حتی المقدور جملہ امور کماحقہٗ ادا کئے جاتے ہیں۔ بالخصوص جلسہ سالانہ انگلستان اور جلسہ سالانہ قادیان کے سلسلے میں مرکز کی زیر ہدایت جملہ امور کی انجام دہی جماعت احمدیہ اسلام آباد کرتی ہے۔ اس سلسلہ میں ویزا کے حصول کے لئے احباب جماعت کی مناسب راہنمائی اور مدد کی جاتی ہے۔ الحمدللہ کہ اب تک جملہ امور بطریق احسن سرانجام دیئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی جماعت احمدیہ اسلام آباد کو ہر قسم کی خدمت کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

اسلام آباد کی جماعت غالباً پہلی جماعت ہے جس کا مکمل مالی نظام کمپیوٹرائزڈ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بھی ایک تاریخی قدم ہے اور اس طرح پاکستان میں جماعت احمدیہ اسلام آباد نے اولیت اختیار کی ہے۔ خداتعالیٰ کے فضل سے احمدی ڈاکٹروں کی تنظیم احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن، IT سے متعلقہ کمپیوٹرز ایسوسی ایشن اور احمدی انجینئرز اور آرکیٹکٹس کی ایسوسی ایشن IAAAE بھی فعال کام سرانجام دے رہی ہے۔

اسلام آباد کی جماعت کی تاریخ کے چالیس سالہ دور کا عمومی خاکہ اور طائرانہ جائزہ پیش کرنے کے بعد احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آنے والی نئی صدی میں آئندہ بھی اس جماعت کو بیش از بیش خدمت بجا لانے کی توفیق دے اور اعلیٰ روحانی و مادی حسنات کا وارث بنائے اور جماعت احمدیہ اسلام آباد کو صحیح رنگ میں احمدیت کی تصویر بننے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے نیز خلافت احمدیہ کے ساتھ وفا اور خلوص کے تعلق میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا جائے۔ آمین

(خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی سووینئر اسلام آباد)

☆......☆......☆

بیکٹیریا

یہ جراثیم وائرس سے بڑے ہوتے ہیں اور عام خردبین سے نظر آجاتے ہیں۔ بہت سے بیکٹیریا انسانی جلد آنتوں، ناک، منہ گلے اور اسی طرح کے تمام جسمانی سوراخوں میں رہتے ہیں اور جسم کی حفاظت کرنے کا کام سرانجام دیتے ہیں۔ ان کی موجودگی کی وجہ سے بیماری پیدا کرنے والے خطرناک بیکٹیریا ان اعضاء میں آسانی سے داخل نہیں ہوسکتے۔ انٹی بایوٹکس کے غیرضروری استعمال کا ایک بہت بڑا نقصان یہ بھی ہے کہ جہاں وہ بیماری پیدا کرنے والے بیکٹیریا کو ماردیتی ہیں وہاں جسم کی حفاظت کرنے والے بیکٹیریا کو بھی شدید نقصان پہنچاتی ہیں اور جسم پر ایسے جراثیم کا حملہ ہوجاتا ہے جن سے عام طور پر جسم محفوظ رہتا ہے۔ بیکٹیریا سے نمونیا۔ تپ دق۔ تپ محرقہ (typhoid) پیچش۔ ہیضہ۔ طاعون۔ گردن توڑ بخار۔ کوڑھ۔ ہڈیوں کی سوزش۔ پیپ کے گولے جلد کے زخم غرض ہر قسم کی شدید نوعیت کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ ان بیماریوں کے پھیلانے میں مکھیوں کا اہم کردار ہے کیونکہ مکھیاں زخموں اور ہر قسم کے گند پر بیٹھتی ہے اور اُن پر سے اپنی ٹانگوں، پروں اور سونڈھ کے ذریعے سے جراثیم اُٹھا کر کھانے کی چیزوں تک پہنچا دیتی ہیں جس کے کھانے سے انسان بیمار ہوجاتا ہے۔

بیکٹیریا سے پیدا ہونے والی بیماریوں کے علاج کے لئے انٹی بایوٹک ادویہ استعمال ہوتی ہیں۔ آج سے صرف ساٹھ ستر سال پہلے ان دوائیوں کا کوئی نام ونشان بھی نہیں تھا اور ایسے مریض بہت خطرناک سمجھے جاتے تھے۔ بہت سے ہلاک ہوجاتے تھے۔ بعض کئی کئی مہینے ہسپتالوں اور سینی ٹوریم میں پہاڑوں پر رہتے تھے اور لوگ ان سے گھِن کھاتے تھے اور دور رہتے تھے۔ جب سے یہ دوائیاں ایجاد ہوئی ہیں ان کے علاج کے طریقے یکسر بدل گئے ہیں اور اگر صحیح انٹی بایوٹک مناسب طریقہ سے استعمال کی جائے تو بہت جلد مریض ٹھیک ہوجاتے ہیں۔ لیکن انٹی بایوٹکس کو استعمال کرنے کے لئے بعض ضروری احتیاطیں کرنی لازم ہیں۔ سب سے پہلی یہ کہ جو انٹی بایوٹکس استعمال کی جائے وہ اُس جراثیم کے لئے موزوں ہو جو بیماری پیدا کررہا ہے اور جسم کو نقصان پہنچانے والی نہ ہو۔ اس بات کا پتہ چلانے کے لئے لیبارٹری میں ٹسٹ کیا جاتا ہے۔ اگر ٹسٹ صحیح طریقے سے کیا جائے تو موزوں انٹی بایوٹکس کا پتہ چل جاتا ہے جو درست مقدار میں اور مناسب وقت کے لئے استعمال کرنی چاہئے اور اس دوران مریض کی حالت کو زیرنظر رکھا جائے تاکہ انٹی بایوٹکس کے فوائد اور نقصانات کا پتہ چلتا رہے۔ بہت سی بیماریوں مثلاً تپ دق، نمونیا، ہیضہ، ٹائیفائیڈ، کالی کھانسی، تشنج، خناق، گردن توڑ بخار، طاعون وغیرہ کیلئے حفاظتی ٹیکے بھی دستیاب ہیں۔ ان سے بھی ان بیماریوں کی روک تھام کے لئے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 30 جنوری 2012ء کو بمقام بیت الفضل لندن قبل نماز ظہر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ فرزانہ ناہید صاحبہ

مکرمہ فرزانہ ناہید صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر غلام حسین صاحب والسال یوکے مورخہ 23 جنوری 2012ء کو 56 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ حضرت عطاء محمد صاحب بنگوی رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی تھیں۔ بہت ملنسار، مہمان نواز، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ جماعت کیلئے بہت غیرت رکھتی تھیں۔ دعوت الی اللہ کا آپ کو بہت شوق تھا اور بڑے مؤثر رنگ میں پیغام حق پہنچایا کرتی تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔

نماز جنازہ غائب

مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ

مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ بنت مکرم محمد اسحٰق ارشد صاحب مرحوم احمدیہ ماڈرن سٹور ربوہ مورخہ 29 جنوری 2012ء کو وفات پاگئیں۔ آپ کو مختلف رنگ میں جماعت کی خدمت کرنے کا موقعہ ملا۔ شادی سے قبل حضرت چھوٹی آپا صاحبہ کے ساتھ خدمت کی توفیق پائی۔ اپنی جماعت میں تقریباً گیارہ سال صدر لجنہ رہیں۔ طاہر ہومیو پیتھی ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں مکرم ڈاکٹر وقار منظور بسراء صاحب کے ساتھ بھی خدمت بجا لاتی رہیں۔ چندوں میں باقاعدہ، خلافت سے خاص لگاؤ رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ خدمت خلق کے لئے ہمیشہ مستعد رہتیں اور کسی کو بھی تکلیف میں دیکھ کر فوراً مدد کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم جمیل احمد انور صاحب مربی سلسلہ نظارت تعلیم القرآن کی والدہ تھیں۔

مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ

مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک افضل الٰہی صاحب مورخہ 14 دسمبر 2011ء کو 61 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار اور باقاعدگی سے تلاوت کرنے والی مخلص خاتون تھیں۔ کتب حضرت مسیح موعود کا مطالعہ بھی کثرت سے کیا کرتی تھیں۔ آپ نے ہمیشہ خلافت کے ساتھ خود بھی وفا اور اخلاص کا تعلق رکھا اور اپنی اولاد کو بھی اس کی تلقین کرتی رہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم لطف الرحمٰن محمود صاحب سابق پرنسپل سیرالیون کی خالہ تھیں۔

مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ

مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد سعید صاحب حیدرآبادی مرحوم اکاؤنٹنٹ وکالت مال ربوہ مورخہ 9 جنوری 2012ء کو 73 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ مرحومہ نماز، روزہ کی پابند، دعا گو راضی برضا رہنے والی، قناعت شعار اور صابر و شاکر خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک نواسے مکرم قیصر محمود ملک صاحب جامعہ احمدیہ یوکے میں پڑھ رہے ہیں۔

عزیزم حافظ احمد باسل صاحب

عزیزم حافظ احمد باسل صاحب ابن مکرم احمد خان گلشن صاحب مانچسٹر مورخہ 12 جنوری 2012ء کو بعارضہ کینسر 20 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ عزیزم وقف نو کی تحریک میں شامل تھے اور حافظ قرآن تھے۔ آپ نے تکلیف دہ بیماری کا سارا عرصہ بڑی ہمت اور دلیری سے خدا کی رضا پر راضی رہتے ہوئے گزارا۔ نہایت اطاعت گزار اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے مخلص نوجوان تھے۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ 6 بہنیں یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم منور احمد میر صاحب

مکرم منور احمد میر صاحب ریٹائرڈ میجر آف وینکوور۔ کینیڈا مورخہ 14 دسمبر 2011ء کو 61 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ کو مطالعہ کا بہت شوق تھا اور علمی مضامین بھی لکھا کرتے تھے۔ بہت نیک، مخلص، خداترس اور غریب پرور انسان تھے۔ مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ لازمی چندہ جات کے علاوہ دوسری تحریکات اور غرباء کی مدد میں نمایاں حصہ لیتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ بشیراں رشید صاحبہ

مکرمہ بشیراں رشید صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد صاحب ملتان مورخہ 13 جنوری 2012ء کو 69 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ نے اپنے گاؤں چاہ گہنے والا میں 25 سال بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق پائی۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، دعا گو، تہجد گزار اور کثرت سے قرآن کی تلاوت کرنے والی مخلص خاتون تھیں۔ آپ کے گھر میں جماعت کا نماز سنٹر قائم تھا۔ بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی بھی توفیق پائی۔ خلافت کے ساتھ دلی وابستگی اور پیار تھا اور اولاد کو بھی ہمیشہ اس کی تلقین کرتی تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم محمد صدیق صاحب مربی سلسلہ ہیں اور آجکل بہاولپور میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

محترمہ رضیہ درد عاطف صاحبہ دارالعلوم غربی خلیل ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کی پوتی عافیہ عاطف واقفہ نو نے ناظرہ قرآن مجید کا پہلا دور 6 سال کی عمر میں مکمل کرلیا ہے۔ موصوفہ کی والدہ محترمہ بریرہ انور محمود صاحبہ نے بڑی محنت و لگن سے فریضہ تدریس سرانجام دیا قرآن مجید کا آخری حصہ پڑھانے کی سعادت اس کے والد محترم ڈاکٹر محمود احمد عاطف صاحب کے حصہ میں آئی۔ جنوری 2012ء کو آمین کی تقریب منعقد ہوئی۔ اس کے نانا محترم قریشی محمد انور صاحب نائب ناظر مال آمد نے بچی سے قرآن مجید کا حصہ سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو قرآنی علوم سیکھنے، سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب زعیم مجلس انصاراللہ باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی اہلیہ محترمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں اب طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے کافی بہتر ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم محض اپنے فضل و کرم سے کامل صحت عطا کرے اور ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالمجید زاہد صاحب نائب صدر کنری ضلع عمرکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم عبدالعلیم تصور صاحب مورخہ 14 جنوری 2012ء کو فضل عمر ہسپتال میرپورخاص میں گردے فیل ہونے کی وجہ سے 52 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مورخہ 14 جنوری 2012ء کو ہی بعد نماز عصر مکرم خالد احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ ضلع عمرکوٹ نے نماز جنازہ پڑھائی احمدیہ قبرستان محمود آباد میں تدفین کے بعد مکرم امیر صاحب ضلع عمرکوٹ نے دعا کروائی۔ پسماندگان میں بیوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں۔ میرا بھائی بہترین ایتھلیٹ تھا خدام الاحمدیہ میں کبڈی میں سندھ کی طرف سے نمائندگی کرنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ اسی طرح تھرپارکر سے پہلے سائیکل سفر کے وفد میں شامل تھا جنہوں نے کنری سے ربوہ تک سائیکل سفر کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ اس گروپ کو تصاویر بنوانے کا اعزاز حاصل ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث جب 1980ء میں ناصرآباد سندھ میں دورے پر تشریف لائے۔ تو خدام الاحمدیہ کی طرف سے کبڈی کا ایک نمائشی میچ منعقد کیا گیا۔ حضور نے یہ میچ دیکھا اور کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ حضور نے میرے چھوٹے بھائی عبدالعلیم تصور کو بھی اچھا کھیل پیش کرنے پر نقد انعام دیا۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بھی جب سندھ دورے پر تشریف لائے تو خدام الاحمدیہ نے کبڈی کا کھیل پیش کیا میرا بھائی بھی اس ٹیم میں شامل تھا۔ حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ حضور کے ساتھ کھلاڑیوں نے تصاویر بنوائیں۔ 1984ء میں تھرپارکر میں اسیر راہ مولا ہونے کی توفیق ملی۔ 2011ء میں بھائی کو دو دفعہ وقف عارضی کرنے کی اور تعلیم القرآن کلاس ربوہ میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔

خاکسار کے بھائی کی وفات پر اندرون ملک اور بیرون ملک سے کثیر تعداد میں احباب نے بذریعہ فون افسوس کا اظہار کیا۔ خاکسار ان سب کا ممنون ہے جو اس غم کے موقعہ پر ہمارے ساتھ شامل ہوئے اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

نور کاجل
آنکھوں کی صحت اور خوبصورتی کیلئے
سرمہ خورشید
خارش پانی بہنا ککرے ابتدائے موتیا اور جالا میں مفید ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون: 0476211538 فیکس: 0476212382

جماعت احمدیہ ڈارمسٹڈ (جرمنی) کا اجتماعی وقارِعمل

جماعت احمدیہ جرمنی ہر سال یکم جنوری کو اجتماعی وقارِعمل کا پروگرام بناتی ہے جس کا مقصد نیوائیر نائٹ کے منانے کے نتیجہ میں سڑکوں اور بازاروں میں پھیلے آتش بازی کے مواد اور شراب کی بوتلوں اور دیگر کھانے پینے کی اشیاء کے ضائع شدہ مواد کو ہٹانا ہوتا ہے۔اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ ڈارمسٹڈ نے بھی یکم جنوری 2012ء کو صبح وقارِعمل کا پروگرام بنایا جس میں مجموعی طور پر 70افراد نے شرکت کی۔صبح بیت نورالدین میں اجتماعی دعا اور ناشتے کے بعد وقارِعمل کا آغاز ہوا۔ 30افراد Luisem Platz اور 40 خدام اور انصار Gruberstrasse اور Pfanmullerweg میں آتش بازی کی باقیات اور شراب کی بوتلوں کو ہٹانے کا کام کیا۔اس وقار عمل کی کوشش کو سراہتے ہوئے اس علاقے کی بلدیہ کی انچارج Sabine Kleindie Ead نے وقارِعمل میں حصہ لینے والے افراد کو حفاظتی بنیانیں اور دستانے مہیا کئے تا کہ کام آسانی کے ساتھ ہو۔وقارِعمل میں احباب نے بڑی محنت اور جوش سے اس کام میں حصہ لیا اور اپنے علاقے کو صاف ستھرا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ تمام شاملین کو جزا دے اور اس قوم کو ہدایت دے کہ جو بے جا خرچ، وہ نیوائیر نائٹ کے موقع پر کرتے ہیں وہی رقم کسی غریب ملک میں بھیج کر بھوکے بچوں کا پیٹ بھرنے اور ان کے حصول تعلیم پر خرچ کرنے والے ہوں۔

(مرسلہ: عبدالشکور خان صاحب)

بندش بجلی

چناب نگر فیڈر مورخہ 6اور 14 فروری 2012ء کو بوجہ مرمت بند رہے گا جس کی وجہ سے 10:30 سے 4:30 بجے تک درج ذیل محلّہ جات میں بجلی کی رو معطل رہے گی۔دل خوشاب، دارالیمن باب الابواب، دارالصدر، دارالفضل، دارالفتوح، فیکٹری ایریا، دارالرحمت، دارالبرکات، ناصر آباد نصیر آباد حلقہ سلطان۔

اسی طرح ڈاور فیڈر مورخہ 7، 13، 21اور 28 فروری کو بوقت صبح 10:30 سے شام 4:30 بجے تک بوجہ مرمت بند رہے گا۔جس کی وجہ سے درج ذیل محلّہ جات میں بجلی کی رو معطل رہے گی۔ مسلم کالونی، دارالنصر، دارالعلوم، دارالبرکات ،چھنی قریشی، ڈاور، کوٹ وساوا۔

(ایس ڈی او۔ربوہ)

خبریں

این آر او عملدرآمد کیس سپریم کورٹ این آر او فیصلے پر عملدرآمد نہ کرنے پر 13 فروری کو وزیر اعظم پاکستان پر توہین عدالت کیس میں باقاعدہ فرد جرم عائد کرے گی۔ عدالت نے استثنٰی کے معاملے پر وزیر اعظم کے وکیل کے دلائل سے اتفاق نہیں کیا اور اپنے فیصلے میں قرار دیا ہے کہ وزیر اعظم کے خلاف توہین عدالت کے کیس میں کافی مواد موجود ہے۔عدالت نے فرد جرم عائد کرنے کیلئے آئندہ سماعت پر وزیر اعظم کو ذاتی حیثیت میں پیش ہونے کا حکم دیا ہے۔

یورپ میں شدید سردی کی لہر اور برفباری

یورپ میں جاری شدید سردی کی لہر اور برفباری سے نظام زندگی مفلوج ہو کر رہ گیا۔سردی کی لہر سے یوکرائن سب سے زیادہ متاثر ہے۔ جہاں ہزاروں افراد سردی سے بچنے کیلئے چھت کی تلاش میں ہیں۔ پولینڈ میں درجہ حرارت منفی 32 تک گر گیا ہے۔سڑکیں برف سے ڈھک گئی ہیں جبکہ پروازوں اور ٹرینوں کی آمدورفت بھی متاثر ہوئی ہیں۔ سردی اور برفباری کے نتیجہ میں 60افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

دوسری جنگ عظیم میں تباہ ہو کر ڈوبنے والے برطانوی جہاز سے 3ارب ڈالرز کا یورینیم مل گیا دوسری جنگ عظیم میں تباہ ہو کر ڈوبنے والے برطانوی جہاز سے 3ارب ڈالر کا یورینیم مل گیا۔بحری جہاز ایس ایس پورٹ نکولسن 1942ء کینیڈا سے نیویارک جاتے ہوئے ڈوب گیا تھا۔اس وقت جہاز پر موجود سامان کی قیمت 5 کروڑ 30لاکھ ڈالرز تھی۔ جہاز کا کھوج لگانے والوں کا کہنا ہے کہ 30 صندوق جہاز کے ملبے پر بکھرے پڑے ہیں اور ان میں ہی یورینیم موجود ہے۔کھوجیوں کی کمپنی کے ایک رکن کا کہنا ہے کہ عین ممکن ہے کہ ہمیں جہاز کے ملبے سے 10 ٹن سونا اور کچھ ہیرے بھی مل جائیں۔

دنیا بھر میں سالانہ 5لاکھ افراد جعلی دوائیوں سے ہلاک ہو جاتے ہیں عالمی ادارہ صحت نے انکشاف کیا ہے کہ دنیا بھر میں اربوں ڈالر کی جعلی دوائیوں کی تجارت کے سبب ہر سال 5لاکھ سے زائد افراد موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔عالمی ادارہ صحت کی رپورٹ کے مطابق جعلی دوائیاں ان ممالک میں سب سے زیادہ استعمال کی جاتی ہیں جہاں دوائیوں کے خلاف قوانین اور ان کے اطلاق کا نظام کمزور ترین ہے۔چین میں ہر سال غیر معیاری ادویات سے 3لاکھ افراد موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ڈبلیو ایچ او کے مطابق ملیریا کے باعث ہر سال ہونے والی 10لاکھ اموات میں سے تقریباً 2لاکھ مریضوں کو اصل ادویات فراہم کر کے موت کے منہ میں جانے سے بچایا جا سکتا ہے۔

☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع وغروب 4۔فروری	
طلوع فجر	5:32
طلوع آفتاب	6:58
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	5:47

خریداران الفضل متوجہ ہوں

جو خریدار ان الفضل اخبار ہاکر سے حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں اطلاع ہے کہ بل ماہ جنوری 2012ء مبلغ -/130 روپے بنتا ہے۔جلد ادائیگی کریں۔شکریہ

(مینیجر روزنامہ الفضل)

احمدی بھائیوں کیلئے خصوصی رعایت
لیڈیز اینڈ جینٹس سوٹنگ شادی بیاہ کی فینسی اور کامدار ورائٹی دستیاب ہے
عزیز کلاتھ ہاؤس کارخانہ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
فون: 041-2623495-2604424

عبداللہ موبائلز اینڈ الیکٹرونکس سنٹر
موبائل، فریج، جنریٹر، واشنگ مشین، اینڈ ڈرائیر
TV چائنہ، DVD فوٹوسٹیٹ کی سہولت موجود ہے
موٹر سائیکل، مکمل کمپیوٹر "19"-"17"-"LCD 15
طالب دعا: چوہدری محمد نواز وڑائچ: 0345-6336570

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
047-6212515
0300-7703500

The New Paradise Academy
ربوہ میں ایک اور نئے تعلیمی ادارے کا آغاز
(نظارت تعلیم کی اجازت سے)
یکم فروری 2012ء سے داخلے کا آغاز
1-Class Play Group To 8th
2- Specical Facilty of Pick & Drop For Students & Teachers,
3- Computer Special Facilty for Play Group to Prep
ایڈریس: مسرور ٹاؤن نصرت آباد ساہیوال روڈ ربوہ
فون: 0332-7056211 پرنسپل حافظ عطیۃ الجلیل

مغل بینکوئیٹ ہال
ایک نام | ایک معیار | مناسب دام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
کشادہ حال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی -/120 روپے بڑی -/480 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ موبائیل: 0301-7961600
0321-7961600
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمٰن فون دفتر: 6214209
Skype id:alreheman209
alrehman209@yahoo.com
alrehman209@hotmail.com

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

FR-10